اے دل تو اب جہان میں یہی اشتہار دے ٭ جو طالب خدا ہے وہ اب قادیان چلے

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۲۶

R L.No 726

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت انڈیا سے نکلتا ہے

تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا اصلی قیمت للعہ بترجم مرحوم کے فوت ہو جانے سے اس کی چند جلدیں ہم نے ادبی خرید لی ہیں۔ وزن اسکا ایک سیر ۵ چھٹانک ہے رعایتی قیمت عیہ ذالی مع بے جلد عہ ہیں اور مجلد نفیس عیہ ہیں بلا محصول ملیگی۔ جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ ملیگی دیگر مطبع ہائے و تاجران کرمے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے۔

حمائل شریف

یہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی بڑی تقطیع پر ہر صفحہ ایک صفحہ میں متن اور دوسرے میں بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد ہر پیسے کے متعلق سلسلہ وار بند سہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیئے ہیں۔ مجلد صرف دو روپیہ۔

مینجر اخبار الحق دہلی

رسالہ احمدی دہلی

یہ رسالہ شروع

جنوری ۱۱ ۱۹ سے ۳۲ صفحہ پر نکلتا ہے جس کا اہم مقصد

ایڈیٹری ملت پر قائم علم الاحمدیہ ... اندرونی مخالفین کا عمدہ ...

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ... حضرت اقدس مسیح موعود ...

کی صداقت کا بدلائل اظہار کرنا ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضامین بہت جلد ...

قیمت سالانہ ایک روپیہ نمونہ مفت

مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر اخبار [illegible]

مصنفہ سلطان القلم در رد آریہ

براہین احمدیہ

اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفروں عالموں سائنس دانوں کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں ملاحظہ کرنے چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہوں۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ بانمونہ قدرت کس کو کہتے ہیں۔ اس کی مفصل بحث سکت خصم قرآنی معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت ارواح و مادہ کا زبردست عقلی و نقلی رد جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت بجلد ۱۲ مجلد عہ

چشمہ معرفت آریوں کے تمام اعتراضوں کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ہے غیر مجلد عہ

کلام الامام آریوں کے لیئے ایک لاثانی نظم قیمت ار

پیغام دعوت آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی فرشتوں کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ر

شہادت آسمانی بجواب کلمہ فضل رحمانی۔ قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر پولیس لودہانہ قابل دید مصنفہ بابو محمد اسمعیل صاحب ملاوی ۸ر

مصنفہ شیر اسلام

مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب سلسلہ علیہ احمدیہ

مثالی ملت ہر چہار مذہب حسب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم مغربی و مشکوک شکل مسیح علیہ السلام کا مثیل یہود و نصاری ہونے کا لاجواب ثبوت - ۲ر

عجائبات تعلیمات موجودہ زمانہ کے علمائے سوء کا اصلی فوٹو معہ تمام انجمنوں و مدارس کے اشتہارات کے جو انہیں کی تحریروں سے کھینچا گیا ہے اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جن کا جواب نہ ہوا نہ ہو سکے

قیمت ۸ر

ثنائی ہرزہ درائی

امرتسری مکذب کی الف سے ے تک کی بترتیب داران گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام و عام احمدیوں کو دی ہیں جنکی تعداد ۲۰۵ معہ حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر تاریخوار قیمت صرف ۲ر

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے نہیں لیا۔ جواب تو درکنار۔ قیمت ۲ر

چودہویں صدی کا یہودی۔ امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلمہ خصم ثبوت انعامی کیصد روپیہ قیمت ۲ر

فیصلہ الہی اور ثنائی روسیاہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا بیان۔ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر کے حیلہ و بہانہ کی پوری پردہ داری کر کے خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حق میں فیصلہ الہی کا مسلمہ خصم مسکت و مکمل جواب قیمت ۳ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات کو مکذب کے مسلمات پر حضرت مرزا صاحب ؑ کے لیئے صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

در رد آریہ

شدھی کی اشدھی آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدھیوں کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شدھی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ آریوں کی کتابوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا انعامی ۱۰۰ روپیہ قیمت ۲ر

ذوالفقار علی بر گردن دیو تیغی علام حیدر تیرہ آریہ کے رسالہ ضربہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۱۰۰ روپیہ

۱

بدر | مطبوعہ ۲ اگست ۱۹۱۲ء بروز جمعہ المبارک | نمبر ۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۳)

گذشتہ دو نمبرون مین ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کارنامے جو دین اسلام کو بذریعہ دلائل دیگر مذاہب پر غالب کرنے کے لئے حضور ممدوح نے بغرض اتمام حجت شایع کئے تھے نقل کر چکے ہین آج ایک اور طریق سے اظہار الدین علی المخالفین کا اہم ثبوت نقل کرتے ہین۔

۱۸۹۴ء مین عالیجناب مسیح موعود علیہ السلام نے بمقابل پادری عماد الدین صاحب و دیگر عیسائی مدعیان علم و فضل ایک کتاب نور الحق بزبان عربی تصنیف فرماکر شایع کی جس مین تمام عیسائیون کو جو عربی دانی کے مدعی اور قران مجید پر معترض اور اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس انعام سے متعلق اقعہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء کو ایک اشتہار "معیار الاخیار والاشرار" بمقابلہ عماد الدین و دیگر پادری صاحبان طبع کرکے مشتہر فرمایا۔ جسکا اقتباس حسب ذیل ہے۔

"واضح ہو کہ پادری عماد دین صاحب کو ہمیشہ یہہ دعوے ہے کہ قرآن شریف بلیغ فصیح کلام نہین ہے بلکہ ادنیٰ فصاحت بلاغت کے درجہ سے بھی گرا ہوا ہے پادری صاحب موصوف کی کتابون کو دیکھنے والے اسبات کی گواہی دے سکتے ہین کہ انہون نے اپنی تحریرات مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی سخت توہین کی ہے کیا کوئی گالی ہے جو نہین دی کیا کوئی بہتان ہے جو نہین کیا۔ کیا کوئی دل آزار کلمہ ہے جو ان کے منہ سے نہین نکلا۔ سب کچہہ کیا۔ لیکن گورنمنٹ انگریزی کی وفادار رعایا **اہل اسلام** گورنمنٹ کے منہ کے لیئے اور اس کے احسانون کو یاد کرکے آجتک صبر کرتی رہی اور کر رہی ہے۔ اب ان دنون پادری صاحب نے ایک اور کتاب نکالی ہے جسکا نام توزین الاقوال رکہا ہے۔ اس مین بہی قرآن شریف کی فصاحت پر ٹھٹھا کیا ہے اور لکہا ہے کہ اس کا اوتارنے والا روح القدس نہین بلکہ ایک **شیطان** ہے۔ اور ایک رسالہ انہون نے اندنون امریکہ کے جلسہ نمائش مذہبی مین بہیجا ہے اس مین دعوے ہے کہ اسلام کے عمدہ عمدہ مولوی سب عیسائی مذہب مین داخل ہو گئے ہین اور ایک لمبی فہرست اون مولویون کی بغرض ثبوت دعوے پیش کی ہے جنہون نے عیسائی دین قبول کر لیا ہے مگر افسوس یہہ رسالہ مولف نے میری طرف نہین بہیجا صرف چند روز سے مین نے اطلاع پائی ہے۔ سو مین نے سوچا کہ اس طوفان کا بہت جلد جواب دینا ضروری ہے اس لئے مین نے اندنون ایک رسالہ عربی مین لکہا ہے جسکا نام نور الحق رکہا ہے اس رسالہ مین کچہہ فضائل قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور بعض اعتراضات توزین الاقوال کا رد ہے اور مین اسطور مین اردو ترجمہ ہے یہ رسالہ محض پادری عماد الدین کی عربی دانی اور مولویت کے آزمانے کے لئے اور نیز اون کے دوسرے مولویون کے پرکھنے کے لئے تالیف کیا ہے۔ اگر پادری عماد الدین اور اون کے دوسرے دوست حقیقت مین مولوی ہین تو انکو چاہیئے کہ خواہ جدا جدا خواہ اکٹھے ہو کر اس رسالہ کا جواب ویسی ہی عربی بلیغ فصیح مین لکہین جس طرح پر یہ رسالہ لکہا گیا ہے۔ اگر انہون نے عرصہ دو ماہ تک

ہمارے رسالہ کی اشاعت سے ایسا کریں یا خود گورنمنٹ کی منصفی سے یا اگر گورنمنٹ منظور نہ کرے تو بزرضامندی طرفین منصف مقرر ہو کر ثابت ہو گیا کہ جواب ہمارے رسالہ کے مقابل پر انکا رسالہ نظم و نثر مین قدم بہ قدم ہے تو پانچ ہزار روپیہ نقد انکو اسی وقت بلا توقف بطور انعام دیا جائیگا - جو کسی بنک مین یا دوسری جگہ اول جمع کر دیا جائیگا - اگر ہم ذاطلاع آنے پر تین ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کرا دین تو ہمارے کاذب ہونیکے لئے اسیقدر کافی ہوگا - لیکن اگر پادری عماد الدین صاحب اور ان کی تمام جماعت جو مولوی اور فاضل کہلاتی ہے جواب نہ دے سکین اور عاجز آجائین تو نہ ہم ان سے کچھ مانگتے ہین نہ گالیان نکالتے ہین - صرف مہربان گورنمنٹ سے فریاد کرسکتے ہین کہ آیندہ ان نادان دشمنون کو قرآن شریف کی فصاحت بلاغت پر نکتہ چینی سے سخت ممانعت فرمائی جاوے - یہہ بھی یاد رہے کہ چار دفعہ مجھے منجانب اللہ رؤیا اور الہام کے ذریعہ سے بشارت مل چکی ہے کہ عیسائی ہرگز اس رسالہ کا مقابلہ نہیں کرسکینگے اور ذلت کے ساتھ خاموش ہو جائینگے پس اگر اور نہین تو اس پیشگوئی کو تو جہوٹی کر کے دکھلادین مگر یقیناً یاد رکھین کہ پیشگوئی سچی نکلے گی - اور ان کے خدا اور روح القدس کی کمزوری ایسی ثابت ہو جائیگی کہ سب خدائی سرد پڑ جائیگی - ملخصاً بلفظہ الشریف

یہہ خلاصہ ہے صرف اوس اشتہار کا جو نور الحق جیسی مبارک تصنیف کے متعلق مصنف ممدوح نے شایع فرمایا تہا - اب ذرا خدا ترس دل سے سوچو اکہ اوس طریق پر کسی صوفی کسی مولوی کسی گدی نشین کسی وہابی کسی محب اہل بیت کسی مقلد کسی غیر مقلد کسی زاہد کسی عابد کسی اہل نقشبند کسی اہل حدیث کسی مفسر کسی محدث نے عیسائیون پر اتمام حجت کی ؟ کوئی اس غیرت اور حمیت اسلامی کے ساتھ اوٹھا - کبھی ان کافرون منکرین مکذبین گندم نما جو فروشون حجرہ و مجلد نشینون شکم پرستون میں سے کسیکو یہہ توفیق ملی کہ مال صرف کرسکے وقت صرف کرکے دلیری اور یقین کے ساتھ نا مذہب باطلہ پر ٹوٹ پڑا ہو - بڑے بڑے جبہ پوش عمامہ بند و دستار فضیلت کے مدعی اکہٹے ہیچ رہتے ہیں

ان حربون اور ہتھیارون کے ساتھہ دشمن پر کبھی حملہ آور ہوئے ؟ ہرگز نہین - کبھی نہین - خواب مین بہی نہین خیال مین ہی نہین ! اگر مین غلط کہتا ہون تو نظیر پیشکرو - ورنہ خدا سے ڈرو !

پھر یہہ بہی بتاؤ کہ جس شخص کو یہہ علماء حال بدنام کنندہ نکو نامے چند کسی شناست اعمالی اور خود غرضی سے اپنی قلمون اور زبانون سے - کاذب مفتری علیہ اللہ - مکار - بدکار - دشمن اسلام - دشمن رسول - دجال ضال - کافر - اکفر وغیرہ وغیرہ معاذ اللہ لکہتے اور کہتے ہین کیا انکی اصطلاح مین جو شخص دین اسلام اور کتاب اسلام اور خدا اسلام - اور رسول اسلام پر اس طرح فدا ہو اور ایسی غیرت دین کے لیے رکہتا ہو کہ دشمنان دین مخالفین شرع متین کے مقابلہ مین چین سے بیٹھنا اور اعتراضات کو سنکر خاموش ہو جانا حرام جانتا ہو - وہ دجال وغیرہ نام ہی پایا کرتا ہے ؟

دیکہو اسی اشتہار کی پیشانی پر ملانون کا اکفر لکہتا ہے کہ

رہبر ما سید ما مصطفےٰ است	آنکہ ندیدست نظیرش ستروش
دشمن دین حملہ بروہ میکنند	حیف بود گر بنشینیم خموش
آن نہ مسلمان بستراز کافر است	کش نہ بود انبے آن پاک جوش
جان شود اندر رہ پاکش فدا	مژدہ ہمین است گر آید بگوش

ایسے ایمان و جوش والے انسان کو بارگاہ ملایان حال سے کیا ہی خلعت وجالی ملا کرتا ہے ؟ مگر وہ بیچارے بھی کیا کرین خدا کا راستباز برگزیدہ تو مثل آئینہ کے ہوتا ہے - اوس آئینہ مین ہر شخص اپنا منہ ہی دیکہتا ہے - جیسے یہہ تھے ویسا ہی انکو نظر آیا - اور ان خدا کے مارون رسول کے گنہگارون کے گہرون مین سوائے کفر کے اسلام کا تو نام بھی نہین - پھر یہہ اگر کسی کو کچھ دینگے تو وہی دینگے جو انکی ملکیت ہے اور جو ان کے پاس ہے - تف براین ہمہ مدعیان کفر و تکفیر اس کے بعد یہہ بھی بتلاؤ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی یہہ پیشگوئی سچی ہوئی یا نہین - جو نہایت غیرت دلانے والے الفاظ مین عیسائیون کو تحدی طلب کر کے اس اشتہار مین درج فرمائی تہی کہ چار دفعہ مجھے منجانب اللہ رؤیا و الہام کے ذریعہ بشارت مل چکی ہے کہ عیسائی ہرگز اس رسالہ کا مقابلہ نہین کرسکینگے - اور ذلت کے ساتھہ خاموش ہوجائینگے - پس اگر اور نہین تو اس پیشگوئی کو ہی جہوٹی کرکے دکھلادین - مولویون اور صوفیون مفت خورون سے ہی پوچھکر بتلو کہ عیسائیون مین سے کسی نے یہہ مقابلہ کیا ؟ رسالہ کا جواب دیا ؟ اس پیشگوئی کو جہوٹا ثابت کر دکہایا ؟ یا حسب پیشگوئی ذلت کے ساتھہ خاموش رہ گئے ؟

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اس دعوے پر کہ یقیناً یاد رکھیں کہ پیشگوئی سچی نکلیگی۔ اور آپ کے خدا اور روح القدس کی کمزوری ایسی ثابت ہو جائیگی کہ سب خدائی سرد پڑجائیگی کیا خاموش مگر مہر کری؟ ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ بیشک عیسائی گروہ معہ اپنے معاونین کے اس مقابلہ سے عاجز آیا اور محمدؐ کا غلام صادق نکلا۔ کسی عیسائی نے ادہر رخ بھی نہ کیا۔ کوئی ہے جو اس صداقت کو خدا سے ڈر کر محض خدا کے لئے قبول کرکے شہادت حقہ ادا کرے؟ یا کوئی ہے جو اس صداقت کا انکار عیسائیوں کی طرف سے بمقابلہ ثبوت دیکر پیش کرے؟ کوئی نہیں! باوجود اس صریح اعجاز کے باوجود ایسی سچی پیشگوئی کے پورا ہونے کے باوجود غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فدائیت اسلام کے پھر بھی کوئی نہ مانے تو انکا حساب خدا سے ہے

منکر ڈر اس خدا سے جو ذوالانتقام ہے
مرزا مسیح ... خیر ... الانام ہے

مقتول لیکھرام اور مسیح موعود علیہ السلام

"بہارت" اخبار کا ... ایڈیٹر ہمیشہ اپنے معقول اخبار میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ السلام کا نہایت شوخی اور دریدہ دہنی سے ذکر کرکے احمدیوں کے دلکو رنج پہونچاتا رہتا ہے۔ اس یاوہ گو ہرزہ درا کو معمولی اردو نویسی کی بھی قابلیت نہیں اس پر اسقدر منہ آتا ہے کہ نالہ لیکھرام کی روح نے ہی گویا اس کے قالب میں حلول کرلیا ہے۔ مگر کبھی دلائل سے اس بیہودہ گو نے کوئی اعتراض نہیں قائم کیا۔ چنانچہ ۱۲ جولائی کے پرچہ میں گستاخانہ لہجہ سے بری صورت بنا کر اخویم ایڈیٹر الحکم کے ایک چشم دید واقعہ کی محض قیاس بے بنیاد اور خیال فاسد سے تردید کرتا ہے۔ اس جہل مرکب کو یہ معلوم نہیں کہ ایڈیٹر الحکم سلمہٗ نے تو اپنا چشم دید اور عینی واقعہ بیان کیا ہے۔ میں کس بنا پر اس کی تردید کرسکتا ہوں۔ کیا محض خیال باطل اور قیاس فاسد سے؟

ایڈیٹر الحکم سلمہٗ نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے قیام لاہور کے واقعات لکھتے ہوئے۔ لالہ لیکھرام مقتول مہاشہ دیانند کے شاگرد رشید کے متعلق ایک واقعہ کا اس طرح ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سفر سے واپس آتے ہوئے اسٹیشن پر ٹھہرے اور میں (ایڈیٹر الحکم) بھی ہمرکاب تھا اتفاق سے

"میں پلیٹ فارم کی طرف آیا تو لیکھرام (مقتول) آریہ مسافر جو ان ایام میں (مہاشہ ... دیانند) کی تعریف لکھنے کے کام میں مصروف تھا جالندھر ... ملا ... اس نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے حضرت اقدس کی تشریف آوری کا ذکر سنایا تو خدا جانے اس کے دل میں کیا آئی کہ وہ بھاگا ہوا وہاں آیا جہاں حضرت اقدس وضو کر رہے تھے اور اس نے ہاتھ جوڑ کر حضرت اقدس کو سلام کیا۔ مگر حضرت ... نے آنکھ اٹھا کر ... وضو کرنے میں مصروف رہے۔ آخر ... جواب ... دیا وہ چلا گیا۔ کسی نے کہا لیکھرام ... سلام کرتا تھا۔ فرمایا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ میرے ایمان کے خلاف ہے کہ میں اسکا سلام لوں"

یہ ہے ... واقعہ جو ایڈیٹر صاحب الحکم کی موجودگی میں ... خود ملاحظہ فرمایا۔ یہ تو یہ عقلاً بعید ہے نہ ... ایسا گذرا ہے۔ مگر بہارت کا وہی ایڈیٹر دیانندی لاجک سے ... تردید یوں کرتا ہے کہ

"جن لوگوں نے لیکھرام کے کارنامے پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میاں غلام احمد ان کے سامنے آنے سے کسطرح خوف کہایا کرتا تھا جس حالت میں غلام احمد کی یہ بھی جرات نہ ہوئی ہو کہ وہ خاص قادیان ہی میں پھر مرد لیکھرام کا مقابلہ کرے اس کو مد نظر رکھکر کون بیوقوف ہے جو ایڈیٹر الحکم کی اس جھوٹی بات کو تسلیم کرے۔ ہمارے خیال میں یہ سفید جھوٹ کے لیے ایڈیٹر الحکم کو فخر ملنا چاہیئے" بلفظہٖ لفظاً عن موضع الحاجتہ

کیا عجیب و غریب تردید ہے جسکا دیانندی دماغ ہی متحمل ہو سکتا ہے۔ اس بیچارے نے لیکھرام کے مارے جھوٹ بولتے اور واقعات کو چھپاتے ہوئے اپنے گورو کی طرح شرم و غیرت بھی نہیں آئی۔ لالہ لیکھرام مہاشہ دیانند کے شاگرد سے خدا کے پہلوان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈرتا تھا العجب ثم العجب۔ لیکھرام مقتول دیانندی مردک کا اسلامی پہلوان ... قادیان کی پیشگوئی کے مطابق کفر و اسلام کی کشتی میں ... میدان ... کے لئے دیانندی گروہ کا اسلامی پہلوان کا ... سنہ ۹۷ء کے دن فتح پانا تمام دنیا دیکھ اور سن چکی ہے

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اس دعوے پر کہ یقیناً یاد رکھیں کہ پیشگوئی ابھی نکلیگی۔ اور آپ کے خدا اور روح القدس کی کمزوری ایسی ثابت ہو جائیگی کہ سب خدائی سرد پڑ جائیگی کیا خاموش مہر کر دی؟ ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ بیشک عیسائی گروہ معہ اپنے معاونین کے اس مقابلہ سے عاجز آیا اور محمدؐ کا غلام صادق نکلا۔ کسی عیسائی نے ادہر رخ بھی نہ کیا۔ کوئی ہے جو اس صداقت کو خدا سے ڈر کر محض خدا کے لئے قبول کرے یا شہادت حقہ ادا کرے؟ یا کوئی ہے جو اس صداقت کا انکار عیسائیوں کی طرف سے بمقابلہ ثبوت دیکر پیش کرے؟ کوئی نہیں! باوجود اس صریح اعجاز کے باوجود ایسی سچی پیشگوئی کے پورا ہونے کے باوجود غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام کی فدائیت اسلام کے پھر بھی کوئی نہ مانے تو اسکا حساب خدا سے ہے۔

منکرو ڈرو اس خدا سے جو ذوالانتقام ہے
مرزا [illegible] ہے

مقتول لیکھرام اور مسیح موعود علیہ السلام

"بھارت" اخبار کا ایڈیٹر ہمیشہ اپنے نامعقول اخبار میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ السلام کا نہایت شوخی اور دریدہ دہنی سے ذکر کر کے احمدیوں کے دلکو رنج پہونچاتا رہتا ہے۔ اس یاوہ گو ہرزہ درا کو معمولی اردو نویسی کی بھی قابلیت نہیں اس پر اسقدر منہ آتا ہے کہ لالہ لیکھرام کی روح نے ہی گویا اس کے قالب میں حلول کر لیا ہے۔ مگر کبھی دلائل سے اس بیہودہ گو نے کوئی اعتراض نہیں قائم کیا۔ چنانچہ ۱۲ جولائی کے پرچہ میں گستاخانہ لہجہ سے بُری صورت بنا کر اخویم ایڈیٹر الحکم کے ایک چشم دید واقعہ کی محض قیاس بے بنیاد اور خیال فاسد سے تردید کرتا ہے۔ اس جہل مرکب کو یہ معلوم نہیں کہ ایڈیٹر الحکم سلمہ نے تو اپنا چشم دید اور عینی واقعہ بیان کیا ہے۔ میں کس بنا پر اس کی تردید کر سکتا ہوں۔ کیا محض خیال باطل اور قیاس فاسد سے؟

ایڈیٹر الحکم سلمہ نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے قیام لاہور کے واقعات لکھتے ہوئے۔ لالہ لیکھرام مقتول مہاشہ دیانند کے شاگرد رشید کے متعلق ایک واقعہ کا اس طرح ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سفر سے واپس آتے ہوئے اسٹیشن پر ٹھہرے اور میں (ایڈیٹر الحکم) بھی ہمرکاب تھا اتفاق سے

"میں پلیٹ فارم کی طرف گیا تو لیکھرام (مقتول) آریہ مسافر جو ان ایام میں [illegible] کی تعریف لکھنے کے کام میں مصروف تھا حالانکہ [illegible] اس نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے حضرت اقدس کی تشریف آوری کا ذکر سنایا تو خدا جانے اس کے دل میں کیا آئی کہ وہ بھاگا ہوا وہاں آیا جہاں حضرت اقدس وضو کر رہے تھے اور اس نے ہاتھ جوڑ کر حضرت اقدس کو سلام کیا۔ مگر حضرت نے یونہی آنکھ اٹھا کر دیکھا اور وضو کرنے میں مصروف رہے۔ آخر کچھ دیر تک یونہی کھڑا رہا حضرت نے جواب نہ دیا وہ چلا گیا۔ کسی نے کہا لیکھرام آپ کو سلام کرتا تھا۔ فرمایا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ میرے ایمان کے خلاف ہے کہ میں اسکا سلام لوں۔"

اخویم ایڈیٹر صاحب نے تو آن واقعہ ہی جو ایڈیٹر صاحب الحکم کی موجودگی میں [illegible] خود ملاحظہ فرمایا۔ وہ تو یہ عقلاً بعید ہے نہ ایسا [illegible] ہے۔ مگر بھارت کا وہمی ایڈیٹر دیانندی لالاجک سے اس کی تردید یوں کرتا ہے کہ

"جن لوگوں نے لیکھرام کے کارنامے پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میاں غلام احمد ان کے سامنے آنے سے کسقدر خوف کھایا کرتا تھا جس حالت میں غلام احمد کی یہ بھی جرأت نہ ہوئی ہو کہ وہ خاص قادیان ہی میں پنڈت لیکھرام کا مقابلہ کرے اس کو مد نظر رکھکر کون بیوقوف ہے جو ایڈیٹر الحکم کی اس جھوٹی بات کو تسلیم کرے۔ ہمارے خیال میں تو ایسے سفید جھوٹ کے لئے ایڈیٹر الحکم کو شرمندہ ہونا چاہیے" بلفظہ ملخصاً عن موضع الحاجۃ

کیا عجیب و غریب تردید ہے۔ جسکا دیانندی دماغ ہی متحمل ہو سکتا ہے۔ اس بیچارے نے لیکھرام کے مارے جانے کو جھوٹ بولتے اور واقعات کو چھپاتے ہوئے اپنے گورو کی طرح شرم و غیرت بھی نہیں آئی۔ لالہ لیکھرام مہاشہ دیانند کے شاگرد رشید کے پہلوان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام علیہ الصلوۃ والسلام ڈرتا تھا؟ العجب ثم العجب۔ لیکھرام مقتول دیانندی مردک کا اسلامی پہلوان نے تو قادیان کی پیشگوئی کے مطابق کفر و اسلام کی کشتی میں [illegible] کے لئے دیانندی گروہ پر اسلامی پہلوان کا ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے دن فتح پانا تمام دنیا دیکھ چکی اور سن چکی ہے

اگر بھارت کا خبط الحواس ایڈیٹر اندھا اور بہرہ بنے ۔ تو یہ اس کی بینائی اور شنوائی کا قصور ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر بھارت کا خبطی کچھ صداقت رکھتا ہے تو وہ چار دہ واقعہ بیان کرے جن کی رو سے لالہ لیکھرام سے حضرت بھی اللہ کا خوف کہا ناظاہر ہوتا ہو؟ اس بحث کو چھیڑ کر وہ ذلیل ہوگا انشاء اللہ

قابل توجہ ہندو اخبارات

کچھ عرصہ سے ہندو اخبارات میں بحر جھگڑا کر رہا مسافر ہمالہ ہر ایسے مضامین جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے والے ہوں ۔ شائع ہو رہے تھے ۔ پنجاب بیٹھنے والی مضمون سے ... کو ... کر کے ... ایک اور ... "بھارت" نام ایسا جاری کیا ہے جو مذہبی ... مسافر ... اپنے ... سے بذریعہ دل آزاری قوم ہمسایہ کو ... لیجانا چاہتا ہے اور ... بعد ورق الٹ اور نیز ترقی اشاعت اخبار کے ذریعہ سمجھکر ایسا بہانہ ... کہ ہفتہ وار کوئی نہ کوئی مضمون ضرور اسلام کے خلاف لکھ ہی دیتا ہے ۔ اور چاہتا ہے کہ اس سلسلہ کو بند نہ ہونے دے ۔ ایذا دہی نکتے ۔ چنانچہ آج ہمارے پاس بھارت مورخہ ۲۶ جولائی نمبر ۲ ... ہم نے اسکو کھولا ... ایک سرخی "معجزہ اور کرامتیں اور ان کی اصلیت" دیکھی تو اس کو پڑھا ہم ... سمجھتے ہیں کہ اس سرخی میں مضمون نگار شرارت نے نہایت دل آزار طریق ... سے کام لیا ہے اس کی ذیلی سرخیاں یہ ہیں (۱) بہشت کے ٹھیکہ دار (۲) مداری کا تماشہ (۳) کھلا میدان ۔ ان سرخیوں سے ہی نامہ نگار بھارت کی شرارت کر فطرت کا اندازہ کر لو ۔ اس میں حضرت خیر البشر افضل الرسل امام المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تھیٹر کا ایکٹر بنا کر تماشہ دکھایا گیا ہے اس وقت ہم بجز اسکے کہ ... ہندو اخبارات کو توجہ دلا کر یہ درخواست کریں کہ براہ مہربانی وہ اس مضمون کو ملاحظہ فرما کر اپنی زندہ کانشنس سے دریافت کریں آیا یہ مضمون بانی اسلام علیہ السلام کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کے کافی ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو وہ ... کی نظر سے دیکھکر چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی اسکا ... سلسلہ قائم رکھا جاکر ... ؟ اور پھر فریق ثانی کیطرف سے بھی اگر کوئی ... اسکے جواب میں ... اور دلچسپ ... تو ... گوارا ... ہوگا یا ناپسند کرتے ہیں ... اخبار نویس کو ... بنا کر اخلاقی جرأت کا ثبوت دیں ۔ کیا پرکاش اور ہندوستان ... دھرم ... وغیرہ ہماری اس درخواست پر غور کرینگے ؟ دیدہ باید

سو برس سے جو نہ ہوئی ایسی کتاب اس سے پہلے طبع نہیں ہوئی

اسرار حکمت

ایک عام خیال اور مشہور بات غلط ہو گئی کہ لوگ اپنے اپنے خاص مجربات کسی کو نہیں بتاتے اور طب قدیم میں بیحد بخل ہے کیونکہ اسلئے کہ اسرار حکمت چھپکر تیار ہو گئی اسرار حکمت میں ایکسو کے قریب حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے خاص مجربات نسخہ جات اور سینہ کے راز درج ہیں جنمیں اکثر ہندوستان کے مشہور و معروف نامی گرامی اور چوٹی کے حکیم بھی شامل ہیں کل نسخوں کی تعداد چار سو کے قریب ہے ۔ ہمیں ڈاکٹری ۔ یونانی ویدک ہر مرض کی مجرب تیر بہدف نسخہ میں وہ نسخے جو سینکڑوں مرتبہ تجربہ میں آچکے ہیں جو ایکسو کے قریب بزرگوں کے سینوں میں مقفل تھے اب ایک کتابی صورت میں جمع کر دئے گئے ہیں اس کتاب کی تیاری میں کئی سال تک متواتر کوششیں ہوتی رہیں ہندوستان بھر کے اکثر مقاموں پر مشہور و معروف حکیموں کے پاس انکے وہ خاص خاص خاندانی نسخے حاصل کرنے کیلئے جانا پڑا جو اس سے پہلے انہیں تک محدود تھے ۔ اور جو وہ کسی کو نہ بتلاتے تھے اسرار حکمت اس کمی کو پورا کر دیگا ۔ جو اکثر طبیبوں کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد مجربات کے نہ ہونیسے رہتی تھی اگر کسی خاندانی طبیب کے پاس صرف اپنے ہی خاندان کے بعض راز ہوتے ہیں تو اسکے ذریعہ ہر ایک ایسے متلاشی کے پاس قریب قریب ایکسو دلوں کے راز ہو جائینگے اسرار حکمت کے ذریعہ آپ ہر ایک مرض کا وہ نسخہ حاصل کر سکینگے کہ جو کسی صورت میں آپکو کسی طبیب یا کسی اور شخص سے نہیں ملیگا یہ صرف عالیجناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری ایڈیٹر اخبار حکمت والاسرار کا کام تھا کہ انہوں نے تین سال متواتر اپنے اخبار حکمت میں توجہ دلا دلا کر اور خط و کتابت کر کے اور خود ملکر ایسے ایسے لعل بے بہا آپکی خاطر جمع کئے اور طبی دنیا میں ایسی مثال قائم کی کہ جسکی نظیر اس سے پہلے نہیں ملسکیگی اسرار حکمت کے تمام نسخہ جات جواہرات میں تولنے کے قابل ہیں اسرار حکمت کی پوری قدر در اصل اخبار حکمت والاسرار کے خریدار ہی جانتے ہیں جنکی نگاہیں آج ۴ سال سے اسکی طرف لگی ہوئی تھیں اور جو اسے حاصل کرنیکے لئے بیحد بیقرار تھے اور اب اسے وہ پاکر جامہ میں پھولے نہیں سماتے اور ایڈیٹر حکمت والاسرار کو دعائیں دے رہے ہیں پہلے اسے صرف انہیں تک محدود رکھنے کا خیال تھا مگر اب صرف اس غرض کے لئے کہ یہ بھی ایک بخل ہے اور کیوں نہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں اسے عام طور پر قریب بہ لاگت فروخت کرنیکا اعلان کیا جاتا ہے بہت تھوڑی سی جلدیں ہیں جنکی درخواستیں پہلے آوینگی وہی پاسکینگے ۔ قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک حصہ اول ۱۲ حصہ دوم جسکا حجم نسخوں کی تعداد ... نسخے عطا فرمانے والے حکماء کی تعداد سے دو چند ہے ۔ قیمت عجہ

المشتہران میسرز عبد الحمید و عبد الرشید مہتمم تاجران کتب دہلی

الحکم اور زمیندار

آجکل نوخیز جماعت کے ہیرو مسٹر ظفر علیخان صاحب بالقابہ ایک نئے انداز سے غریب احمدیوں کے سر ہو رہے ہین۔ اور نہایت خفگی آمیز لہجہ مین کہین تو شیخ یعقوب علیصاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کو اور کہین برادرم اکمل صاحب کو ڈانٹ بتاتے ہین اور کہین سلسلہ احمدیہ کی حالت پر دو آنسو بھی بہانے جاتے ہین۔ بنا مخاصمت صرف ایڈیٹر صاحب الحکم کا وہ نوٹ ہے جو ۲۲ جون سنہ ۱۱ کے الحکم مین بصفحہ ۱۳ زیر عنوان "حضرت خلیفۃ المسیح کی ایمانی غیرت کا عجیب واقعہ" شایع ہوا تھا جسمین بروایت اخویم جناب مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان۔ شیخ صاحب نے نقل فرمایا تھا کہ ایڈیٹر زمیندار حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کو حاضر ہوا جسکو بعض دوستون نے حضرت صاحب سے انٹروڈیوس کرانا چاہا مگر آپ متوجہ نہ ہوئے۔ آخر ایڈیٹر زمیندار نے خود سلسلہ کلام چھیڑ کر گفتگو کا ڈھنگ ڈالا مگر آپ نے نہایت مختصر سے جواب پر ٹالدیا۔ یہہ واقعہ نقل کرنے کے بعد شیخصاحب نے اپنی اجتہادی قوت سے کام لیکر امیرالمومنین کے عدم التفات کی وجہ ایڈیٹر زمیندار کے اون مضامین کو قرار دیا تہا۔ جو نامبردہ نے نقاشی کے زمانہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مین نہایت ملحدانہ پیرایہ مین لکھکر تمام احمدی قوم کی دل آزاری کی تھی۔ الیا ہی تیسرے کی ملاقات مین ایڈیٹر زمیندار نے جو بحضور خلیفۃ المسلمین یہہ عرض کیا تہا کہ غیر احمدی مسلمانون کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ بھی صاف کر دیا جاوے۔ اور اس پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کبھی کوئی جماعت نہین بنائی جسکا ذکر بھی اسی صفحہ مین الحکم کے مذکور ہے۔ اس نوٹ کو ملاحظہ فرماکر مسٹر ظفر علیخان صاحب کا تہرمامیٹر ۹۸ درجہ سے اوپر بڑھنا شروع ہوا۔

دوسری وجہ ایڈیٹر زمیندار کی ناراضگی کی

یہہ ہے کہ ۲۰ جون کے روزانہ زمیندار مین بصفحہ ۳ ایڈیٹر صاحب موصوف نے ایک نوٹ زیر سرخی "مولوی حکیم نورالدین صاحب لاہور مین" لکھکر نہایت ناقابل درگذر غلط فہمی پھیلائی تھی۔ یعنے اس مین یہہ لکہا تہا کہ "یون تو مولانا کا وعظ اول سے آخر تک ہدایات اور معلومات سے پر تہا مگر اس مین یہہ جملے خصوصیت سے قابل ذکر تھے کہ انہون نے بہ سر مجمع مین اعلان فرمایا کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہین سمجھتے جو کلمہ گو ہے وہ مسلمان ہے اسی کے ساتھ آپ نے یہہ بھی فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو جو فضیلت حاصل ہوئی ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوئی ہے۔

"آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ بالکل بند ہو چکا ہے ان کے بعد اگر کوئی شخص مدارج اعلے پر فائز ہونیکا خواہشمند ہے تو اسے آنحضرت صلعم کے طریقے کی پیروی لازم ہے"

زمیندار کے ایڈیٹر نے چونکہ بغیر سماعت تقریر حضرت خلیفۃ المسیح رض یہہ انتخاب شایع کیا جس سے کہ غلط فہمی پہیلی اور پیسہ اخبار مین ایک متکبر شخص نے گستاخانہ لہجہ مین حضرت مرشدنا خلیفۃ المسیح رض کے متعلق ایک مراسلت شایع کر دی۔ اس واسطے شیخصاحب نے ادسی الحکم مین جس مین ایڈیٹر زمیندار کے بارے مین منقولہ بالا نوٹ لکہا تھا۔ اس غلط فہمی کے ازالہ مین بہی ایک نوٹ صفحہ ۲۲ پر لکھدیا اور اس مین ایڈیٹر صاحب زمیندار کو ہی اس غلط فہمی کے پھیلانے والا اول مرتکب قرار دیا اور بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ایک کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر پیسہ اخبار ۲ جولائی کے پیسہ اخبار مین شایع کرائی۔ اس مین یہہ لکہا کہ ۲۷ جون کے روزانہ پیسہ مین جو قاضی حبیب اللہ نے اپنا مضمون چھپوایا ہے اوس مین اس نے حضرت حکیم الامت پر یہہ افترا کیا ہے جو اس کے الفاظ مین درج ذیل ہی کہ۔

"آیندہ امید ہے کہ کوئی نادان آدمی مرزا صاحب کو نبی یا مسیح موعود مان کر اپنی عاقبت خراب کر لینے کا موجب نہ ہوگا جبکہ مولوی نورالدین صاحب اس سے منکر ہین"

آگے اس کے بعد شیخ صاحب نے چٹھی مین حسب ذیل لکہا کہ "ایڈیٹر پیسہ اخبار کا بحیثیت ایک با اصول اخبار نویس کے یہہ فرض ہونا چاہئے تھا کہ وہ اس امر کے متعلق جب تک خود حضرت خلیفۃ المسیح رض سے دریافت نہ کر لیتا ایک لفظ بھی شایع نہ کرتا کیونکہ یہہ ایمان اور کفر کا معاملہ تھا"

"پیسہ اخبار یا اوسکا نامہ نگار۔ اخبار زمیندار کی کسی تحریر کا حوالہ دیکر اپنی جوابدہی اور ذمہ داری سے نہین بچ سکتا۔ زمیندار کے ایڈیٹر نے نقاش بنکر سلسلہ احمدیہ کے

پیشہ اور جماعت کو جو گالیان دی ہین - وہ ہرگز بہول نہین گئی ہین "

"یہہ الزام کہ حضرت خلیفۃ المسیح رض مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کے منکر ہین - سخت افترا اور دل شکن اتہام ہے اور اس سے ایک کثیر جماعت کی ہتک کی گئی ہے "

کیا یہہ کسی شخص کے وہم مین بہی آسکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح رض مسیح موعود کی منکر ہین - دوسری بات یہہ کہی ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے منکر ہین حضرت مسیح موعود کی نبوت احمدی قوم نے کبھی تشریعی نبوت تسلیم نہین کی کہ قرآن مجید کے بعد وہ کوئی اور شریعت لیکر آئے ہون - ہان اس سے کبھی کسی نے انکار نہین کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے نیچے جو نبوت جاری ہے اور جسکے لحاظ سے آنیوالے مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکہا گیا ہے - حضرت مسیح موعود نبی اللہ ہین - چنانچہ لاہور کی اس تقریر مین حضرت خلیفۃ المسیح نے صاف فرمایا کہ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہین - اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جس مین آنیوالے کا نام نبی اللہ رکہا گیا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہین "

"اس کے بعد مسئلہ اکفار ہے - جسکے متعلق وحید الدین (پانی پتی) نے ہمارے (موجودہ) امام کی نسبت نعوذ باللہ " ضمیر فروش " " موم کی ناک " اور " زمانہ ساز " کے الفاظ استعمال کئے ہین - مجہے اس امر کی تردید کی چندان ضرورت نہین پنجاب اور ہند کی اسلامی دنیا جانتی ہے کہ نور الدین ضعیف اور مستقل مزاج مسلم ہے . . . . . انہون نے اسی مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے ہی آتے رہے ہین اون کے وقت مین دوہی قومین تہین ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہہ نہین پیدا ہوا اور کوئی سوال اٹہا کہ نہ ماننے والون کو کیا کہین جواب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والون کو کیا کہین "

پہر اسکو اور بہی واضح کر کے انہون نے اپنا مذہب بیان کیا اور آیندہ کے لئے اس قسم کے فتنون کا سد باب کر دیا کہ جن مسائل کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے - وہ احمدی نہین "

اب حضرت صاحب کا فیصلہ آپ کی تقریرون اور تحریرون مین جو چہپ چکا ہے موجود ہے - حقیقۃ الوحی مین صفحہ ۱۶۳ اس سوال کے جواب مین کہ علاوہ ان لوگون کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائین صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہین ہو سکتا - آپ نے یہہ جواب دیا ہے کہ "یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹہراتے ہین - حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے " غرض خلیفۃ المسیح رض کا وہی مذہب ہے جو حضرت مسیح موعود کا ہے اور اس مین کوئی نئی بات نہین - حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو لکہا تہا وہ صحیح لکہا تہا تم اپنی چالاکی سے احمدی جماعت مین تفرقہ ڈلوانے کی کوشش کرتے ہو " بلفظہ ملخصاً روزانہ زمیندار ۷ جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ ۴

یہہ خلاصہ ہے اوس لمبی چٹہی کا جو اخویم ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح غلط فہمی کے ازالہ کے لئے لکہی اور حضور پر نور کے ملاحظہ اور اصلاح کے بعد شایع کی - جیسا کہ چٹہی کے ابتدا مین ہی درج ہے - ان سب تحریرون کے ملاحظہ کر لینے کے بعد مسٹر ظفر علیخان صاحب کو طبعاً جوش آیا اور آپ کی نہ رکنے والی طبیعت بے قابو ہو گئی - جس نے آپ سے بہت کچہہ کہلوایا اور شایع ہی کرا دیا -

مسٹر ظفر کا لقاشانہ رنگ

چنانچہ ۵ جولائی کے روزانہ زمیندار مین آپ نے ایک چہوٹا سا گلدستہ بنا کر پیش کیا جس مین چند ایک خوشبودار پہول اپنے ناظرین کی تفریح دماغ کے لئے لگائے - آپ نے جس پارہ کے نیچے اس گلدستہ کو سجایا ہے وہ یہہ ہے " دوستون چشم بد دور ہین آپ کے

نمونہ ہیں خلق رسول امین کے ۔ گلدستہ کی ترتیب میں پہولون کی بھینی بھینی خوشبو کا اثر سب سے پہلے آپ کے دماغ میں پہونچا تو اس سے مست ہوکر عالم سرور میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے ہم کو بھی بہلا دیا ۔ اور کسی خیالی رقیب کا دل میں نقشہ جما کر اس طرح گویا ہوئے

وہ کہ مولوی تراب علیصاحب یعقوب احمدی ایڈیٹر زمیندار کے دیرینہ کرم فرما ہین ۔ آپ کی محبت عنایت غیر معمولی طور پر ترقی کر کے جنون کی حد تک پہنچ گئی ہے ۔ الحکم کے آخری نمبر مین آپ نے یہہ گوہر افشانی فرمائی ہے کہ ایڈیٹر زمیندار مولانا نورالدین صاحب کی خدمت مین بغرض ملاقات گیا تو جناب حکیم صاحب نے التفات نہ فرمایا ایڈیٹر زمیندار نے ڈمیٹ بنکر خود ہی سلسلہ کلام چہیڑ کر گفتگو کا ڈہنگ ڈال دیا ۔ مگر غیور خلیفۃ المسیح صاحب نے مختصر جواب پر ٹال دیا ۔ اور اسکی وجہ یہہ تراشی کہ ایڈیٹر زمیندار نے کسی زمانہ مین نقاش کے نام سے تراب صاحب کے سلسلہ عالیہ کے متعلق دل شکن مضامین لکہے تہے جن سے مولوی نورالدین صاحب کے دل مین گول گرہ پڑ گئی تھی اسلئے خلیفۃ المسیح نے ایڈیٹر زمیندار کو منہ لگانا پسند نہ کیا ۔

مولوی تراب علی صاحب یعقوب نے جس طریقہ سے ہمکو ذلیل کرنا چاہا ہے وہ انہین کی فطرت کا حصہ ہے جو انکو عن حبدیرات مین ملی ہے ۔ لیکن جناب تراب غالباً اس واقعہ کو زہر ہلاہل کے گھونٹ کی طرح نوش جان فرما گئے ہین ۔ کہ حضرت مولانا نورالدین نے جنکو خلیفۃ المسیح کہتے ہوئے تراب صاحب کے ہونٹ خشک ہوتے جاتے ہین لاہور مین برسبیل تذکرہ فرمایا تھا کہ وہ جب رات کو سونیکے لئے پلنگ پر جاتے ہین تو ان دل مین کسی کی طرف سے غبار نہین رہتا تعجب ہے کہ مولوی نورالدین صاحب تو اپنے آپ کو ایک بزرگ باطن ثابت کرنا چاہتے ہین مگر ان کے نادان وابستگان ارادت اس قول کو جھٹلاتے ہین اور انکی زبان مین فخر سے چہاپتے ہین ۔

کہ مولوی نورالدین اپنے کینہ توز اور گھنی ہین کہ برسون کے قدیمی تعلقات اون کے دل پر پتہر کی لکیر بنکر رہجاتے ہین ۔ اس الزام کا اخفائی وا سنائی زور کہتا بت کیلئے تراب صاحب نے یہہ توجیہہ فرمائی ہے کہ مولانا نورالدین صاحب مین فاروقی حمیت کے ساتھ عثمانی غیرت ہے اس قسم کی حمیت اور غیرت کو یقیناً مولانا نورالدین صاحب سے کوئی تعلق نہین ہو سکتا ایسی حمیت اور غیرت عرف عام مین کج اخلاقی اور ترشروئی کہلاتی ہے جسے خلق محمدی سے کوئی علاقہ نہین ہو سکتا اور اس لحاظ سے تراب صاحب ہی کے اخلاقی دستورالعمل کا حصہ ہو سکتی ہے ۔

مندرجہ بالا اقتباس مین جو الفاظ جلی ہین یہ وہ نقش و نگار مین جن کو مسٹر ظفر جیسے نقاش کی جودت طبع کا اثر سمجھنا چاہئے ۔ شیخ تراب صاحب کے امر اجتہادی کے متعلق اس سوال کو سردست چھوڑ کر کہ آیا وہ اجتہاد صواب ہے یا خطا ہم اسوقت یہی تسلیم کرکے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی غیور طبیعت نے "مضامین نقاش" سے متاثر ہوکر جو کہ نقاش کے نقش و نگار دیکھتے ہی یاد آجانے ضروری تھے مسٹر ظفر کو منہ لگانا پسند نہ فرمایا ہو ۔ ایڈیٹر صاحب زمیندار کے اس فتوے کو دیکھتے ہین کہ آیا صحیح ہے یا غلط کہ "ایسی حمیت و غیرت کج اخلاقی اور ترشروئی کہلاتی ہے جسے خلق محمدی سے کوئی علاقہ نہین"

اس کے لئے مسٹر ظفر علی خانصاحب کو ہم اونکے استدلال کی غلطی دکہا کر پہر کچھہ عرض کرینگے مسٹر موصوف نے کینہ اور کپٹ اور غیرت ایمانی مین بلا تمیز مساوات سمجھہ لی ہے ۔ جو درست نہین ۔ کینہ ہمیشہ نفسانیت اور دنیاوی اغراض سے وابستہ ہوتا ہے کینہ ور انسان کو خدا پر بہروسہ نہین رہتا وہ اکثر کسی نفع کی تلفی اور نقصان کے خوف سے دوسرے شخص سے کینہ رکھتا ہے ۔ اور اس کینہ کو اسلام اور اخلاق سے تعلق نہین ہوتا بلکہ اتباع نفس و ہوا سے ہوتا ہے ۔ اور غیرت ایمانی محض خدا کے لئے ہوتی ہے ۔ غیور مومن کسی سے عداوت رکھتا ہے تو اللہ کے واسطے دوستی کرتا ہے تو خدا کے لئے ۔ اس کی دشمنی اور دوستی اپنے نفس اور خواہشات کے تابع نہین ہوتی خالصاً للہ ہوتی ہے یعنے خدا اور رسول کے جو دوست ہوتے ہین اون سے وہ محبت رکھتا ہے تاکہ خدا خوش ہو ۔ اس کے برخلاف خدا کے دشمنون اور رسولونکے

معاندون سے اسکو دشمنی اور عداوت ہوتی ہے۔ مگر نہ اپنی خواہش سے بلکہ رضا الٰہی کے لئے اور حکم الٰہی کے ماتحت۔ وہ جانتا ہے کہ خدا کے دشمن اور رسولوں کے دشمن نہایت ذلیل ہیں اور ذلت کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں فرماتا ہے کہ "ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین" یعنے جو لوگ کہ اللہ و رسول کے مخالف ہوتے ہیں وہ لوگ قابل قدر نہیں ہوتے بلکہ ذلیلون میں سے ہیں پس ایسے لوگوں کی عزت افزائی سے چونکہ خدا ناراض ہوتا ہے لہذا وہ بھی اونکو نظر حقارت سے دیکھتا اور ذلیل سمجھتا ہے۔ ایسا ہی وہ منکرین خدا اور رسول سے دوستانہ تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ حکم خدا اُنکو یہی ہے جیسا کہ اسی صورت میں آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کان آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ" یعنے تو کبھی اون لوگون کو جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے تعلقات دوستی رکھتے نہیں پائیگا جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اگرچہ وہ اون کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا قریبی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنی روح سے انکی مدد کی ہے۔ لہذا وہ مجبور ہیں ایسے لوگوں سے وہ تعلقات نہیں رکھتا جن میں ذرا بھی شائبہ دوستی و محبت کا پایا جاسکے۔ بنا برین اگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اخلاقی طرز اڈیٹر زمیندار کے ساتھہ نہ برتا ہو تو قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ مسٹر ظفر کی نقاشی ایک غیر احمدی کو اس وقت تک کہ نقاش نے اوس سے علانیہ رجوع کر کے معافی نہ چاہی ہو ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ اس سے اتحاد و ارتباط و رشتہ داد اس طرز پر کرے جس سے کلام خدا کی مخالفت لازم آوے اور یہہ ظاہر ہی ہے کہ ظفری کہ حضرت نقاش نے نہایت ہی دل آزار طریق سے ہمارے اور حضرت خلیفۃ المسیح رض کے امام و پیشوا عالیجناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تضحیک اور توہین کی ہے۔ اور اب تک علانیہ طور پر رجوع نہیں کیا۔

رہا دوسرا امر کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا قول تو یہہ ہے کہ رات کو سوتے وقت میرے دل میں کسی کیطرف سے کوئی رنج نہیں رہتا۔ اور بقول اڈیٹر الحکم فعل یہہ کہ وہ مضامین "نقاش" کی صورت میں برسون کے واقعات ان کے دل پر پتھر کی لکیرین کر دیے گئے ہیں جس سے قول و فعل کی

مطابقت نہیں ہوتی" سو واضح ہو کہ یہہ تناقض قولی و فعلی بھی مسٹر ظفر کی سوء فہمی یا ذہن سے ناواقفی پر مبنی ہے انکو یہہ فرق خوب یاد رکھنا چاہیے کہ کینہ اور چیز ہے اور غیرت ایمانی امر دیگر۔ دونون مین اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ "ملت" اور "زمیندار" مین۔ ایک شخص اگر حضرت خلیفۃ المسیح کو گالیان دیتا اور بدبختی سے آپ کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکی حالت اور ہے۔ دوسرا شخص جو حضرت امیر المومنین کو زبانی نہ کہ دل سے توپیشوا سمجھتا اور واجب العزت قرار دیتا ہے مگر آپ کے امام اور پیشوا یا دوسرے لفظون مین یہ کہو کہ خدا کے برگزیدہ اور مسیح موعود و مرسل من اللہ امور ربانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا بھلا کہکر سخت توہین اور دل آزاری کا مرتکب ہوتا ہے اسکی حالت اور ہے۔ پہلا انسان اگر حضور کی خدمت مین آئے یا کچہہ آپ سے امداد چاہے تو اسکو معاف کر دینا یا از راہ ترحم اوس سے بخندہ پیشانی پیش آنا آپ کے اخلاق فاضلہ کی دلیل ہے۔ مگر دوسرا شخص اگر سامنے آوے تو (تاوقتیکہ اس نے امام الزمان کی گالیون اور توہین سے خالصاً للہ رجوع کر کے جس ذریعہ سے توہین کی تھی اوسی ذریعہ سے رجعت کا اعلان نہ کیا ہو) اوس سے منہ پھیر لینا اور اوسے منہ نہ لگانا آپ کی فاروقی حمیت اور عثمانی غیرت کا ثبوت ہے نہ کہ کج خلقی اور کینہ توزی۔ پہلے شخص کی خطا و قصور کی معافی اور اوس سے چشم پوشی کا بوجہ آپ کی ذات سے تعلق ہونے کے آپ کو اختیار حاصل ہے۔ مگر دوسرے شخص کے معاف کر دینے اور اوس کی نقاشانہ دلخراشی سے فراموشی کا آپکو اسوقت تک اختیار حاصل نہیں جب تک کہ وہ خود اپنے جرم سے تائب نہ ہو جائے یا آپ کی غلامی مین نہ داخل ہو جائے۔ پس پہلے شخص سے جس نے کہ آپ کی ذات کو برا کہکر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے آپ کو سوتے وقت کوئی رنج نہ رہیگا۔ مگر دوسرے شخص سے جس نے آپ کا قصور نہیں کیا۔ بلکہ خدا کے مرسل اور برگزیدہ امام زمان کی تخفیف اور تضحیک اور توہین کی ہے ناراض رہنا عین غیرت ایمانی ہے۔ پہلا فعل "ومن عفا واصلح فاجرہ علے اللہ" کے ماتحت ہے اور دوسرا "واغلظ علیھم" کے مطابق۔ فافہم

کیا اڈیٹر زمیندار کا ایسا ہی ایمان ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو معاذ اللہ گالیان دے۔ مگر مسٹر ظفر کی تعریف مین زبانی مبالغہ سے کام لے تو آنجناب اوس سے بروقت ملاقات معانقہ اور معانقہ کرنے کو ایک کرسی بھی اس کے لئے حاضر کر دین

اور سر و قد ہو کر اس کو ماتہون ہاتہ لین اور پہر اُس سے اس طریق سے سلسلہ خطاب جاری کرین جس سے وہ دشمن دین عدو مبین یہہ خیال کرے کہ میرے فعل تکذیب و دشنام دہی بجناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مسلمان لیڈر پر کوئی برا اثر نہین ہوا ہے کہ اسکو تو اس کی یاد تک نہین ـ واقعی یہہ بڑا با اخلاق جنٹلمین ہے باوجودیکہ کہ مین نے اس کے ایسے سب سے زیادہ عزیز اور پیارے کو جسے یہہ تمام انسانون سے افضل سمجہتا ہے سخت سے سخت گالیان دی تہین ـ مگر اس کے دلپر ذرا بھی اون گالیون کا اثر نہین مسٹر ظفر آپ سچائی سے فرماوین کہ آپ ایسے ہی ہین اور با اخلاق بننے کے لیئے آپ کا برتاو خاص مخالفین مرسلین و دین متین سے ایسا ہی ہوا کرتا ہے جسکا مین نے ان سطرون مین ذکر کیا ہے؟ اگر یہی ہے تو خدا را ہمین معاف کرین ہم مین واقعی یہہ خلق عظیم نہین کہ اوس شخص نابکار کے ساتھہ جس نے سب و شتم مین ہمارے امام الرسل ختم الانبیاء یا اوس کے وفادار سعادت مند پیرو کار حقیقی یادگار غلام خاتم الاولیاء پر کوئی کسر نہ رکھی ہو اوس اخلاق سے پیش آوین جسکا کہ وہ مستحق نہین اور اس اخلاق سے ملین جس کی از روئے اسلام ہمین اجازت نہین ـ مسٹر ظفر ایسے لوگ جنکا مذہب مرنج و مرنجان یا بابا مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام ہوتا ہے وہ لوازمات انسانیت سے ہی خالی ہین ـ

سنو! فاروقی حمیت کا واقعہ اسارائے بدر کے قضیہ مین موجود ہے ـ ذرا اسکو پڑھکر فاروق اعظم کی حمیت کا اندازہ کرلو ـ یہہ دوسری بات ہے کہ آپ کے نوخیز ناظرین جناب والا کے چرپٹے سوقیانہ مضامین پڑھ کر پانچ منٹ کے لیئے تفنن طبع کرلین اور جناب والا کے زور قلم کی داد دینے لگین ـ دراصل گستاخی معاف آپ ہنوز اسلام و قرآن سے اتنے ہی واقف ہوئے ہین جتنا کہ مسٹر مہیپال ـ ہوس پر آپ کا کسی امر کو اخلاق محمدی کے خلاف یا موافق کہدینا محض تحکم یا سوء فہمی نہین تو اور کیا ہے ـ آپ نے اس سلسلہ مضامین مین ایسی فاش ٹھوکرین کھائی ہین ـ جیسی کہ اسلام کے ایک ابجد خوان سے امید کیجا سکتی ہے ـ جنکا اشارہ ہم انشاء اللہ آیندہ ظاہر کرتے جاوینگے ـ

مسٹر ظفر کی خوش فہمی کا دوسرا نمونہ

ایڈیٹر صاحب الحکم نے مسٹر ظفر کی حضرت خلیفۃ المسیح سے وارث کا واقعہ نقل کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لیکھرام مقتول سے کہ ایک ایسے ہی واقعہ کا اس طرح ذکر کیا تہا ـ کہ لیکھرام نے حضور علیہ السلام کو سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے میرے ایمان کے خلاف ہے کہ مین اس کا سلام لون ـ اس واقعہ کے بیان سے غرض صرف یہہ تھی کہ ایمانی غیرت اس کی مقتضی ہے کہ راستبازون کو گالیان دینے والے کی طرف خاص التفات نہ ہونا چاہیئے ـ مگر زمیندار کا عالی پایہ بلند خیال ایڈیٹر اس کا مطلب یہہ سمجہہ بیٹھا کہ

"تراب صاحب نے ہمین لیکھرام سے تشبیہ دی ہے گویا ایڈیٹر زمیندار اور لیکھرام کا درحضور سرور کائنات صلعم اور مرزا غلام احمد مرحوم کا ایک ہی درجہ ہے"

مجھے تو اس فہم رسا اور ذہن ذکا پر حیرت ہی ہوتی ہے کہ ایسا شخص جس نے بخیال خویش سخن فہمی و سخن طرازی مین غیر معمولی شہرت حاصل کرلی ہو ایک معمولی مسئلہ کے سمجہنے مین فاش غلطی کرے ـ سوائے اس کے کہ جس طرح شیخ یعقوب نے صاحب تراب کو شدت غیظ مین آپ تراب علیصاحب ـ یعقوب لکہتے ہین خواہ تعریضاً ہی لکہتے ہون ـ اسی طرح اگر مندرجہ بالا فقرہ آپ نے لکہہ مارا ہو ـ تو تعجب نہین ـ مسٹر ظفر آمین لیکھرام شبہہ اور ایڈیٹر زمیندار شبہ نہین ہے ـ بلکہ یہان صرف راستبازون کو گالیان دینے والے کے ساتھہ راستبازون کے ماننے والے کے سلوک کا ذکر ہے ـ اور وجہ تشبیہ اس مین محض گالیان دینے والے سے متوجہ نہ ہونا ہے ـ سنو اسکا مطلب یہ ہے کہ

حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو مرزا صاحب اپنا مقتدا اور پیشوا اور امام یقین کرتے تھے ـ آپ کے سامنے ایک ایسے شخص نے آکر سلام کہا جس نے آپ کے مقتدا و پیشوا کی توہین کی تہی ـ تو آپ کی غیرت نے اس کا سلام قبول کرنا یا اسکو جواب دینا ایمان کے خلاف سمجہا ـ اسی طرح حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت خلیفۃ المسیح رض اپنا محسن اور پیشوا اور امام سب ارشاد نبی عربی علیہ الصلوۃ والسلام و خداوند ذوالجلال و الاکرام مانتے ہین آپ کے سامنے وہ شخص آتا ہے جس نے آپ کے

بعض دیگر کارکنان کے علیل ہونے سے کام نہین کرسکتے اس لیئے ۹ اگست کا اخبار شاید نہ نکل سکے ـ منیجر الحق دہلی

امام و محسن کی توہین کی ہے تو آپ کی غیورانہ فطرت اس سے سا تھ اور اس طریق خطاب سے جس کا کہ وہ مستحق نہیں خطاب کرنا ان کے خلاف سمجھتی ہے۔ بس اسقدر اس واقعہ کے ذکر میں تشبیہ ہے۔ آپ خواہ مخواہ مثیل لیکھرام بنتے ہیں۔ اور اگر باوجود عمدہ توجیہ اور تشبیہ کے موجود ہوتے زبردستی شوق مماثلت مقتول آپ کو چرایا ہے تو آپ کی خوشی۔ ورنہ تراب علی صاحب یعقوب نے تو آپ کو لیکھرام کا مثیل نہیں کہا۔ فرمائیے جو تشبیہ میں نے غرض کی ہے یہ تشبیہ اور واقعہ مذکور سے نکلتی ہے یا نہیں؟ خیر کیا آپ ناحق لیکھرام بنتے ہیں۔

امر متنازعہ کا آسان طریق فیصلہ

مسٹر ظفر! آپ نے ہم آپ کے متنازعہ کے فیصلہ کی ایک آسان راہ بتاتے ہیں جو عقلاً بھی ہونی چاہیے تھی۔ آپ نے ناحق اس قدر طول دیکر اخبار کے کالم سیاہ کئے۔ آپ کو ہم بڑا سمجھدار اور ہوشیار سمجھتے تھے۔ مگر اس معاملہ میں تو آپ نے وہ سبیل اختیار کیا جو کسی وقت بھی جناب والا کو منزل مقصود تک نہ پہنچا نہیں سکیگا۔ اب ذرا سنیئے وہ آسان راہ یہ ہے کہ۔

امر متنازعہ ایک روایت ہے جو شیخ تراب علی صاحب یعقوب نے نہیں بلکہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے اپنے اخبار میں اخویم مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے سنکر نقل کی ہے۔ اور وہ روایت منقولہ ناقل روایت کی ہے جسکی بنا اصل روایت پر ہے۔ درایت کو آپ نہ مانیں تو آپ کا اختیار ہے۔ مگر روایت سے انکار اس وقت زیبا ہے جبکہ اصل راوی کی طرف سے انکار ہو۔ آپ بذریعہ پرائیوٹ چٹھی یا جس طرح مناسب تصور فرماویں۔ مولوی صدرالدین صاحب سے جو کہ اوسکے راوی ہیں دریافت فرمالیں۔ اگر مولوی صاحب ممدوح بیان روایت سے انکاری ہوں تو فیصلہ آپ کے حق میں ہو جاویگا اور اگر وہ روایت سے منکر نہ ہوں تو حضرت خلیفۃ المسیح کے عدم التفات کی کوئی مفید مطلب توجیہ آپ خود کرنے کے حقدار رہیں۔ تراب صاحب یا کوئی اور شخص چپ ہے اسکو نہ مانیں۔ مگر اطمینان قلب و تسلی خاطر کے لئے تو آپ کی توجیہ بھی کارآمد ہو سکتی ہے۔ یہ ہے آسان راہ فیصلہ اگر پسند ہو تو قبول کرو۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جناب عالی سے

کون سے خطابات اور تعلیمات اس ناصح مشفق کے لئے صادر ہوتے ہیں۔ اور کن خوشتر اسٹیریہ الفاظ سے مجھے یاد کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ آئیندہ آپ کے بقیہ مضمون مندرجہ روزانہ ۹ رجولائی و ہفتہ وار ۲۲ رجولائی کے بارے میں بھی کچھ عرض کرونگا۔ جس میں آپ نے دو دو آنسو سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بہائے ہیں۔ انشاء اللہ میں آٹھ آٹھ آنسو بہاکر آپ کا قرضہ ادا کرونگا۔ فانتظر۔

وہابیوں اور بدعتیوں کے مقدمات کا فیصلہ

امرتسر میں جو چھ مقدمات ایڈیٹر اہلحدیث اور ایڈیٹر اہل فقہ اور دیگر اہل محلہ قلعہ بھنگیاں وغیرہ کے ایک دوسرے کے خلاف فوجداری میں دائر تھے اون میں بقول اہل فقہ شیخ نجم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو فریقین نے منصف مانکر ثالث نامہ بدین مضمون تحریر کردیا کہ "ہم نے تمام مقدمات میں شیخ صاحب کو منصف مان لیا ہے جو فیصلہ شیخصاحب ممدوح صادر فرماوینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔"

اس معاہدہ کے بعد ۲۶ رجولائی کو شیخ صاحب نے بحیثیت ثالث یہ حکم سنایا کہ "پہلے تمام مقدمات کے مستغیث اپنا اپنا مقدمہ بذریعہ اوفال راضی نامہ یا دست برداری عدالت متعلقہ سے داخل دفتر کرادیں۔ اس حکم کی تعمیل کے بعد اصل مقدمات کے متعلق فیصلہ دیا جاویگا۔" چنانچہ راضی نامجات یا دست برداری جب ہو چکی تو شیخصاحب نے اصل متنازعہ کا اسطرح فیصلہ فرمادیا۔

(۱) اخبار اہلحدیث (یعنی ثناءاللہ) نے جو روئیہ بہ تحریک خود یا بہ بہانہ نقل مضامین اخبار بنگلور موسومہ برق سخن حافظ سید جماعت علیشاہ صاحب صوفی کی شان میں جو فقرے یا الفاظ نامناسب یا خلاف اخلاق درج کرکے حافظ صاحب پر رکیک حملے کئے ہیں۔ اُن سے حافظ صاحب کے مریدان کو ضرور رنج پہونچا ہے۔ چونکہ متخاصمین کے درمیان صلح ہو گئی ہے اسواسطے ایڈیٹر اخبار اہلحدیث (مولوی ثناءاللہ) کا فرض ہے کہ ان تحریرات کی نسبت اپنے آیندہ اخبار اہلحدیث میں اظہار افسوس کرے۔ (ثنائی ذلت)

(۲) دوم اخبار اہل فقہ نے مولوی ثناءاللہ کی شان میں جو روئیہ صریحاً نامناسب وغیر مہذب الفاظ یا فقرات کو اپنے اخبار کی اشاعات میں درج کرنے سے جو رکیک حملہ مولوی ثناءاللہ پر خلاف اخلاق کئے ہیں اس کے لئے ایڈیٹر اہل فقہ آیندہ پرچہ اہل فقہ میں اظہار افسوس [illegible]

نیز حکیم محمد الدین پدر محمد اسحٰق مستغیث استغاثہ دفعہ ۵۰۰ کی نسبت جو الفاظ "بدمعاشانہ لہجہ یا نسلم جہان پاکت" درج ہوئے ہیں ان کی نسبت بھی اسی اخبار اہل فقہ میں اظہار افسوس کریں گے (ذلت گذشتہ شد)

(۳) چونکہ گامان مضروب جسکو خفیف ضرب لگی ہے ضرور زخمی ہوا۔ مگر یہہ تحقیق نہ ہو سکا کہ کس کے ہاتھہ سے اس کو چوٹ لگی لیکن ہرحال میں اہل فقہ کی طرف سے عبد العزیز اور اہل حدیث کی طرف سے محمد یعقوب دو ایسے نوجوان ہیں جو نہایت جوشیلے ہیں اور زیادہ ذمہ داری ہر جون کی تنازعہ کی انہی دونوں پر ہے۔ چونکہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ گامان کی ضرب عبد العزیز نے لگائی اور حنفی کہتے ہیں کہ محمد یعقوب اہلحدیث نے ماری۔ چونکہ فریقین میں صفائی ہوگئی ہے اور مقتضائے انسانی ہمدردی یہی ہے کہ غریب مضروب کو کچھہ معاوضہ دیا جاوے اس لئے میں تجویز کرتا ہون کہ مسمیٰ عبد العزیز اور مسمیٰ محمد یعقوب مسمی گامان مضروب کو معاوضہ دے۔ اور اگر وہ نقد معاوضہ لینا پسند نہ کرے تو دونوں اشخاص مضروب کی معذرت اظہار افسوس آج ہی میرے روبرو اس موجود مجلس میں کریں گے (فریقین کی ذلت)

(۴) برائے آیندہ ہر دو فریق کے علما آزادی سے وعظ کر سکتے ہیں۔ اور مذہبی مسائل کے اختلافات کا اظہار زبانی یا تحریری کر سکتے ہیں لیکن ہرحال میں ہر ایک شخص کو اپنا لہجہ ایسا اختیار کرنا چاہیے کہ نہ تو وہ خلاف قانون ہو اور نہ ہی خلاف اخلاق۔ شریفانہ اور مہذب ہونا چاہیے۔ کوئی اہل مجمع بہ نقض امن نہ ہو اور کسی محلہ میں کسی فریق کو دوسرے فریق کے علما کو روکنے کا حق نہیں ہے (فریقین میں مساوات)

(۵) عزیز میر نے جن الفاظ میں مولوی ثناء اللہ کو وعظ سے منع کیا اس نے مولوی صاحب کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کری۔ البتہ عبد العزیز نے مولوی ثناء اللہ کو وعظ کہنے سے نہ صرف روکا بلکہ کسیقدر گستاخی بھی کی اس لئے عبد العزیز اس مجلس میں ثناء اللہ سے معافی مانگے گا (بدعتی کی ذلت)

(۶) محمد یعقوب دہلی نے عزیز میر اور عبد اللہ و غیرہ کی [illegible]

معافی مانگے گا (بہاہان کی رسوائی)

فیصلہ سنایا گیا اور حسب مندرجہ فیصلہ ہذا میرے روبرو جس جس کو دوسرے سے معافی مانگنی چاہیے تھی مانگی گئی اور تعمیل فیصلہ ہو چکی ہے۔

یہہ تمام فیصلہ نقل کرنے کے بعد ایڈیٹر اہل فقہ اخیر میں لکہتا ہے کہ ہم اس فیصلہ پر کسی طرح کا حاشیہ یا ریمارک کرنا مناسب نہیں سمجہتے۔ ہمیں امید ہے کہ ایڈیٹر اہل حدیث بھی بلا کسی حاشیہ کے فیصلہ کو درج اخبار کر کے تعمیل فیصلہ کرینگے۔ لیکن اگر اہل حدیث نے فیصلہ پر کوئی ریمارک کیا تو پھر ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم بھی ضروری ریمارک کریں گے۔ یہہ ہے ناظرین اس مولویانہ جنگ کا انجام اور حدیث مرفوع "علماء ہم شر من تحت ادیم السماء من عندہم تخرج الفتنۃ وفیہم تعود الحدیث" کا ایک نیا اور جدید نظارہ اور صحیح مصداق۔ جان بچی اور الکھون پائے ہمارے صاحب رحم نہ کرتے اور ثالث نہ بنتے تو خدا جانے اہل فقہ اور اہل حدیث کا کیا حشر ہوتا۔

ایڈیٹر صاحب

[illegible]

خبرین

جناب پیر صاحب بغدادی پیر صفی الدین ابراہیم آفندی ۱۴ ؍ جولائی کی صبح کو لاہور تشریف لائے ہزارہا مسلمان سٹیشن پر جمع ہوگئے کئی ہندوون نے بھی اظہار عقیدت کیا۔ جمعہ کو آپ نے بادشاہی مسجد مین نماز پڑھائی۔ نماز مین ہزارہا لوگ شامل ہوئے اور عیدین کے مجمع پر بھی کبھی ایسی رونق پہلے نظر نہین آئی۔ پیر صاحب بڑے خلیق اور جامع بزرگ ہین۔ شرع کے پورے پابند اور انگریزی تعلیم کے سرگرم حامی ہین۔ چھری کانٹے سے کھانے کو اچھا سمجھتے ہین۔ اور فرماتے ہین کہ اصل مین یہ عرب کی رسم ہے انگریزی حکومت کے بڑے مداح ہین۔ (وطن)

فساد البانیہ قسطنطنیہ ۲۳ ؍ جولائی۔ البانیون نے ۱۲ ماہ حال کو قصبہ پرستینا پر قبضہ کرلیا۔ زبان کی ترکی فوج نے ہتیار ڈالدئے۔

لندن ۲۱ ؍ جولائی کی موجودہ حالت بلا مبالغہ ڈائنامیٹ کا میگزین بن رہی ہے۔ تاہم امید کیجاتی ہے۔ کہ جدید وزرا جو نہایت صاحب الرائے اور مضبوط دل و آشتی پسند آدمی ہین اس خطرناک وقت کو بخیر وعافیت ٹلا دینے مین کامیاب ہوجاینگے۔ یہ وزرا بھی پارلیمنٹ کی برخاستگی کی ضرورت کے قایل ہین۔ مگر ہر کارروائی ضابطہ کے مطابق کرنی چاہتے ہین۔ وہ نوجی لیگ کو بھی نرمی سے سمجھانے اور جبر و تشدد سے باز رکھنے کی کوشش کرینگے۔

عاصم بک وزیر خارجہ نے برلن کے ایک نامہ نگار سے دوران تقریر مین بیان کیا ہے۔ کہ ہم اس جنگ کو ہمیشہ جاری رکھین گے تاکہ ہر سرکش اور متمرد حکومت کو جو غیرون کی برانگیختگی سے شرارت پر تلی ہوئی ہے۔ معلوم ہو جائے۔ کہ ہمارا فتحمند لشکر ایسی شرارتون سے متاثر ہوکر جنگ کی مشتعل آگ کو کس طرح فرد کردیتا ہے۔

یمن کے باغی ادریسی نے اطالویون کے ساتھ قطع تعلق کرنیکا اعلان کیا ہے۔

اطالوی جاسوس بلقان مین آتش فساد مشتعل کرنے کی کوشش کررہے ہین۔

افغان مجاہدین کی ایک جماعت غازی انور بک کے لشکر مین پہنچی ہے۔

زنزور کی لڑائی مین ۳۰ ہزار اطالین شامل تھے۔ ۲ ہزار اطالی قتل ہوئے اور مجاہدین مین سے ۱۵۰ شہید ہوئے۔

لبدہ کی لڑائی مین ۱۵۰۰ اطالی قتل اور عثمانی لشکر مین ۵۰ شہید اور ۱۵۰ مجروح ہوئے۔

حمس کی لڑائی مین ۲۸۵۰ اطالی ہلاک اور (۲۰۰۰) زخمی ہوئے۔ یہ لڑائیان ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ مین ہوئیں۔

عثمانی لشکر نے بنی غازی۔ درنہ طرابلس اور السلوم کے درمیان سلسلہ تار قایم کرلیا ہے۔

روس نے ٹرکی اور ایران کی سرحد پر بے شمار فوج جمع کررکھی ہے۔

جو حاجی بندر کراچی سے روانہ ہونگے ان کو گورنمنٹ کے خرچ پر ٹیکہ چیچک لگایا جائے گا۔ اور یہ ٹیکہ لازمی ہوگا

لندن کے ایک کارخانہ مین آگ لگنے سے بارہ لڑکیان جل کر مرگئین اور چار سخت زخمی ہوئین

نوٹ کرلو۔ ہر سال دہلی مین تعزیہ برسائی ہماری "پھول والون کی سیر" ہوا کرتی ہے وہ امسال ۷، ۸، ۹ اگست کو قرار پائی۔

مختصر فہرست کتب موجودہ الحق ایجنسی دہلی

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب قیمت صرف ۶ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا ـ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ار

رسالہ گوشت خوری ـ آریون کے اعتراضات گوشت خوری
اور گوشت خوری کا طبعی ـ عقلی و نقلی و علمی ثبوت ـ قیمت ۲ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح ـ قیمت ار

کفارہ بجواب رسالہ رد کفارہ جو نصارے مین قیمت ار

موہن منگلا ـ تناسخ مین عمدہ رسالہ ہے ـ قیمت ۲ر

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

تیغ فیصلہ بر سیرہ بر عقاید آریہ آریون کے عقاید کی تردید ـ قیمت ۱۲ر

دیانندی لاالف پر ریویو ـ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ
و لیکچرار کو اس کا مطالعہ ضروری ہے ـ قیمت ۸ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول ـ یہ وہ مشہور لاجواب
کتاب ہے جو جگدمبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید
مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تہی جسکا آجتک جواب نہین دو جلدون مین
قیمت ہر دو حصہ مجلد ۱ مجلد ۸

حدوث دنیا ـ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے ـ کہ مادہ قدیم نہین
بلکہ حادث ہے ـ ساتھہ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے
ہین قیمت ۲ر

پنجہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے قصیدہ
حمیدی کا ترکی بہ ترکی جواب قیمت ار فی روپیہ ۱۰ نسخے

سچے مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی تعلیم
اور ملک صاحب کا اسلام اور سکہہ قوم کے نام زبردست پیغام
قیمت ار فی روپیہ ۱۰ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام
دلائل معقول و منقول کا بے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی
ثابت کرتے ہین ـ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ
ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلۂ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے ـ
قیمت صرف ـ

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے
جواب جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کئے تہے ـ قیمت صرف ۲ر

کتب انگریزی دستیاب ہوسکتی ہین

تحفۃ الہند انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ
صاحب مرحوم نو مسلم نے مذہب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو
ظاہر کرنے کے لئے تصنیف کی جسکی لاکہون جلدین ہندوستان مین
بار بار چہپکر فروخت ہوتے ہین ـ اس عمدہ کتاب کو اب ایک قابل انگریزی
دان مسلمان نے اردو سے انگریزی مین قابل داد ترجمہ فرمایا ہے ـ انگریزی
خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے ـ چند نسخے ہم نے منگائے ہین ـ قیمت
صرف ۱۲

ستیارتھ پرکاش کے چودہوین باب کا رد انگریزی مین
پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش مین جو ایک باب
برخلاف مذہب اسلام لکہا ہوا ہے ـ اس کا لاجواب رد بزبان انگریزی
قابل مصنف نے شایع کیا ہے ـ چند نسخے موجود ہین ـ جلد خرید و
قیمت صرف ۱۲

رسالہ گاؤکشی و گوشت خوری ـ مسئلہ گاؤکشی
اور گوشت خوری پر لایق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی مین قیمت ۲ر

دیہرمپال کا کچا چٹہا ـ مضمون نام سے ظاہر ہے ـ قیمت صرف ار

تصدیق کلام ربانی بجواب بائبل کے بانی کی کہانی ـ مراری
لال آریہ اپدیشک کے نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ کا مکمل
مفصل جواب ـ ضخیم کتاب قیمت صرف ۸ر

ضرورت قرآن [illegible] اعتراضون کا
معقول و منقول سے جواب جو اسلام پر ہمیشہ کئے جاتے ہین ہر ایک
مسلمان اسے ضرور خریدے ـ قیمت ۸ر

وید کے ظہور مین غلطی ـ مضمون نام سے ظاہر ہے
قیمت صرف ار

خطبات احمدیہ ـ مصنفہ سر سید مرحوم بجواب ولیم میور اڈیشن اول
قیمت مجلد صرف

تہذیب الاخلاق سر سید مرحوم اڈیشن اول ۸ جلد مکمل
مجلد رعایتی قیمت عہ

الحق مباحثہ ایڈیٹر اہلحدیث و ایڈیٹر الحق کا جو لدھیانہ مین ہوا مفصل
روداد ـ قیمت صرف ۱ر